ذرا سوچئے......!

اسلامی قانون سے کون خوف زدہ ہے؟

تعزیراتِ پاکستان کے سابقہ قانون کی دفعہ ۳۷۲ اور ۳۷۳ کے تحت عصمت فروشی کے دھندے کو قانونی تحفظ حاصل تھا جو کوئی قحبہ خانہ چلاتا یا عصمت فروشی کی غرض سے خواتین کو خریدتا یا بیچتا یا کرائے پر چلاتا، اسے قانون مکمل تحفظ دیتا تھا۔ صرف ۱۸ برس سے کم عمر لڑکی کو اس کام میں استعمال کرنا جرم تھا۔ حدود کے اسلامی قانون نے ہر عمر کی عورت کی عصمت کی حفاظت کا حکم دیا اور اس کی خرید و فروخت یا کرائے پر دینے اور عصمت فروشی کرانے کی سخت سزا مقرر کی۔

سابقہ قانون میں ۱۵ برس سے کم عمر کی لڑکی سے اس کی مرضی سے زیادتی کی جاتی تو بھی اسے جبری زیادتی کا جرم قرار دیا جاتا۔ حدود کے اسلامی قانون میں عمر کے بجائے بلوغت کو معیار مقرر کیا گیا۔ اب کسی بھی نابالغ لڑکی سے زیادتی کی صورت میں زنا بالجبر کا مقدمہ ہوگا۔ خواہ لڑکی کی مرضی شامل ہو اور خواہ اس کی عمر پندرہ سال سے زائد ہو۔

سابقہ قانون میں جبری زیادتی کی سزا ۱۰ برس تک قید اور جرمانہ تھا۔ حدود کے اسلامی قانون میں شادی شدہ شخص کے لیے سنگساری اور غیر شادی شدہ کے لیے ۱۰۰ کوڑے ہیں۔ حد نہ لگنے کی صورت میں تعزیر جاری ہوگی جو چار برس سے ۲۵ برس تک قید اور ۳۰ کوڑے ہیں۔ لڑکی بے خطا قرار پائے گی۔

سابقہ قانون میں غیر فطری فعل کے ارتکاب کے لیے کسی کو اغوا کرنے کی سزا ۱۰ برس تک قید تھی۔ حدود کے اسلامی قانون کے مطابق اب سزائے موت یا ۲۵ برس قید اور ۳۰ کوڑے ہیں۔

اسلامی قوانین کے ذریعے فحاشی اور بدکاری روکنے پر امریکہ اور این جی اوز کی بڑی تعداد بے چینی کا شکار ہے۔ وہ پولیس کی جانب سے اسلامی قانون کا غلط استعمال روکنے کے بجائے خود قانون ختم کرنے یا اسے بدلنے کے لیے سرمایہ پانی کی طرح بہا رہے ہیں۔

ذرا سوچئے! پاکستان میں اسلامی قانون سے خوف زدہ کون ہے؟

گزشتہ برس ۸ نومبر کو واشنگٹن میں بین الاقوامی مذہبی آزادی کے موضوع پر خصوصی کانفرنس میں ایک اہم امریکی سفارت کار جان ہنفورڈ نے دعویٰ کیا کہ اگرچہ پاکستان میں مذہبی آزادی کے مسائل حل طلب ہیں تاہم حکومت نے حدود آرڈی نینس، توہین رسالت اور عوامی تعلیمی نصاب میں اصلاحات کے لیے اقدامات شروع کیے ہیں۔

(بحوالہ کنٹری رپورٹ/ ہیومن رائٹس/ بیورو آف ڈیموکریسی/ جاری کردہ ۲۸ رفروری ۲۰۰۵ء)

© rasailojaraid.com

ذرا سوچئے! اس میں کیا غلط ہے؟

تعزیراتِ پاکستان کے سابقہ قانون کے مطابق اگر مرد وعورت باہم رضامندی سے ناجائز تعلق قائم کرتے تو صرف مرد ملزم قرار پاتا۔ حدود آرڈیننس کے تحت دونوں برابر کے قصوروار ہیں۔

سابقہ قانون کے تحت ناجائز تعلق کی مرتکب عورت کا خاوند ہی مدعی بن کر مقدمہ کرا سکتا تھا۔ حدود کے موجودہ قانون میں کوئی بھی شہری مدعی ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ ثبوت کی شرائط پوری کر سکے ورنہ اسے قذف کے مقدمے کا سامنا کرنا پڑے گا۔

سابقہ قانون کے مطابق صرف کسی کی بیوی کے ساتھ ناجائز تعلق جرم تھا۔ اب کسی بھی عورت کے ساتھ غلط تعلق جرم ہے۔

سابقہ قانون کے مطابق اگر اس فعل کا ارتکاب عورت کے شوہر کی مرضی سے کیا جاتا تو یہ جرم نہ تھا۔ موجودہ قانون کے مطابق یہ مطلقاً جرم ہے خواہ خاوند کی مرضی سے ہو۔

سابقہ قانون کے مطابق اگر کوئی شخص غیر شادی شدہ عورت، بیوہ یا مطلقہ سے ناجائز تعلق رکھتا تو یہ فعل زنا کا جرم نہیں تھا۔ حدود کے موجودہ قانون کے مطابق یہ جرم ہے۔ خواہ شادی شدہ سے ہو یا غیر شادی شدہ سے۔

سابقہ قانون میں یہ جرم قابل راضی نامہ تھا، مدعی معاف کر دیتا تو مقدمہ خارج ہو جاتا' اب ناقابل راضی نامہ ہے۔ سابقہ قانون میں یہ جرم قابل ضمانت تھا لیکن حدود میں ناقابل ضمانت ہے۔

یونائٹیڈ اسٹیٹس کمیشن فار ریلیجس فریڈم نے مئی ۲۰۰۴ء میں ایک رپورٹ جاری کی جس میں حدود آرڈیننس کو سخت ہدف تنقید بنایا گیا اور کہا گیا کہ اس کے تحت سخت سزائیں تجویز کی گئی ہیں۔ یہ ایک اسلامی قانون ہے جو سیکولر قانون کے پہلو بہ پہلو چلایا جا رہا ہے۔ رپورٹ میں یہ گمراہ کن دعویٰ بھی کیا گیا کہ حدود آرڈیننس مسلم اور غیر مسلم شہریوں پر یکساں نافذ ہے۔ ایک اسلامی قانون کو ختم کرنے یا تبدیل کرانے والے کس کی خدمت کر رہے ہیں؟

(بحوالہ آن لائن نیوز www.onlinenews.com.pk)

مظلوم عورت کو پرچہ کٹوانے سے کیوں روکا جائے؟

زیادتی کا شکار ہونے والی عورت کو حدود آرڈیننس نے حق دیا ہے کہ وہ ظالم کے خلاف ایف آئی آر درج کرا سکے۔ آرڈیننس میں ترمیم کرنے والوں کا مطالبہ ہے کہ مظلوم عورت سے یہ حق لے لیا جائے کیونکہ پولیس اہلکار قانون کا غلط استعمال کرتے ہیں۔ اعتراض کرنے والے پولیس اہلکاروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیوں نہیں کرتے؟ یہ عورت سے ہمدردی ہے یا دشمنی؟

حدود آرڈیننس کے سیکشن ٹین ۱۱ کا اصل مقصد قحبہ گری کا خاتمہ ہے۔ یہی سیکشن سب سے زیادہ ہدف ملامت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بنایا جارہا ہے۔اس سیکشن کے تحت جھوٹا مقدمہ درج کرانے والے کے خلاف ۸۰ کوڑوں کی سزا ہے جسے قذف کا نام دیا گیا ہے۔حدود آرڈیننس کے مخالفین قذف کا ذکر ابہام میں رکھتے ہیں تاکہ زنا بالرضا کو روکنے والا سیکشن ٹین ۱۱ختم کرایا جاسکے اور قحبہ گری گلی کوچوں تک پھیل جائے۔

ملک میں پولیس اہلکاروں کی بدنیتی ،ناتجربہ کاری اور رشوت خوری نے اندھیر مچا رکھا ہے۔پاکستان پینل کوڈ میں بے شمار خامیاں ہیں۔این جی اوز اور نجی ٹی وی ان کے خلاف مہم کیوں نہیں چلاتے؟اس پر بھی سوچیں۔صدر بش کے گزشتہ دورۂ پاکستان میں ایک ۱۱رکنی وفد نے ان سے ملاقات کی جس میں ارکانِ اسمبلی ،صنعت کار اور این جی اوز کے نمائندے شامل تھے۔وفد نے اور باتوں کے علاوہ انہیں حدود آرڈیننس کے حوالے سے بھی بریف کیا۔صدر بش نے جواباً یقین دلایا کہ امریکہ ان قوانین میں ترامیم کی حوصلہ افزائی کرے گا۔

(بحوالہ آن لائن نیوز www.onlinenews.com.pk)

(بہ شکریہ روزنامہ ’’امت‘‘ کراچی)

© rasailojaraid.com